احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 20 دسمبر 2006ء 28 ذیقعد 1427 ہجری 20 فتح 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 285

زندگی کی نہر

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ دوزخی آگ سے جھلس کر سیاہ ہوچکے ہوں گے۔ تب اللہ فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اس کو نکال دو۔ تب وہ زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے اور اس طرح نشوونما پائیں گے جس طرح سیلاب کی لائی ہوئی زرخیز مٹی میں دانہ نشوونما پاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب تفاضل اھل الایمان حدیث نمبر :21)

اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن کے معانی اور پُر معارف تشریح

اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کا فیضان ہر ذی روح پر محیط ہے

رحمٰن خدا وہ ہے جس نے سورج اور چاند پیدا کئے جو تمہارے فائدہ کیلئے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 دسمبر 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن کے معانی اور پر معارف تشریح بیان فرمائی۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے یہ خطبہ جمعہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور انگریزی عربی' جرمن فرانسیسی اور بنگلہ زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ حشر کی آیت نمبر 23 تلاوت کی اور یہ ترجمہ پیش فرمایا وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں غیب کا جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی، وہی ہے جو بن مانگے دینے والا بے انتہا رحم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آج جس صفت کا میں ذکر کرنے لگا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن ہے جس کا ذکر سورۃ فاتحہ میں صفت رب کے بعد کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں خدا کا نام سورۃ فاتحہ میں بعد صفت رب العالمین، رحمٰن آیا ہے فیضان رحمانیت ایسا تمام ذی روحوں پر محیط ہو رہا ہے کہ پرندے بھی اس فیضان کے وسیع دریا میں خوشی اور سرور سے تیر رہے ہیں۔ اور چونکہ ربوبیت کے بعد اس فیضان کا مرتبہ ہے۔ اس جہت سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں رب العالمین کی صفت بیان فرما کر پھر اس کے رحمٰن ہونے کی صفت بیان فرمائی تا ترتیب طبعی ملحوظ رہے۔ حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے لغوی معنی اور تفسیر مختلف کتب لغت سے بیان کی اور فرمایا جو تعریف ان معنوں کے بعد وضع ہوئی وہ یہ ہے کہ رحمٰن خدا کے معنی ہیں، انعام کرنے والا، فضل واحسان کرنے والا، مہربانی سے توجہ کرنے والا اور رزق دینے والا۔ اور یہ احسان اور انعام اور فضل اور مہربانی کرنا اور رزق دینا ہر چیز پر حاوی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ فیضان رحمانیت ہر ذی روح پر محیط ہو رہا ہے۔

حضور انور نے بعض مفسرین کے بیان کردہ واقعات بیان فرمائے جن میں اللہ تعالیٰ نے جانوروں اور پرندوں کیلئے صفت رحمانیت کے جلوے دکھائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات اربعہ بیان ہوئی ہیں۔ آنحضرت ﷺ ان چاروں صفات کے مظہر کامل تھے۔ حضور انور نے فرمایا خدمت خلق کے سلسلہ میں جماعت میں ایک نظام رائج ہے، غریبوں کی شادیوں، علاج اور تعلیم کے سلسلہ میں مدد کی جاتی ہے۔ مریم شادی فنڈ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بچیوں کی شادیوں کے سلسلہ میں جاری فرمایا تھا۔ یہ بہت بڑی خدمت خلق ہے۔ جماعت کے افراد کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ حضور انور نے خدمت خلق کے مختلف کاموں میں حصہ لینے اور فنڈز، چندے اور صدقات دینے کی تحریک فرمائی۔ حضور انور نے ڈاکٹروں کو خدمت خلق کے جذبے کے تحت وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا ارشاد پیش فرمایا جس میں رحمٰن کے معنی اور تشریح وتفسیر بیان فرمائی۔ حضور انور نے بعض آیات قرآنی بیان کرنے کے بعد فرمایا ان آیات میں کافروں کو جواب دیا گیا ہے کہ تم رحمٰن خدا کے بارے میں پوچھتے ہو کہ وہ کون ہے؟ تو وہ رحمٰن خدا وہ ہے جس نے آسمان میں سورج اور چاند پیدا کئے جو تمہارے فائدے کیلئے ہیں۔ جن کی روشنی سے تمہاری اور نباتات کی زندگی وابستہ ہے۔ تمہاری مادی زندگی بھی اسی رحمٰن خدا سے وابستہ ہے اور روحانی زندگی بھی اسی رحمٰن خدا سے وابستہ ہے۔ حضور انور نے ان آیات کی تشریح میں حضرت مسیح موعود کا ارشاد پیش فرمایا۔ خطبہ کے آخر پر حضور انور نے دعا کی اللہ تعالیٰ ہمیں رحمٰن خدا کی پہچان کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کا فیض عام اور اس کی رحمت جو ہر چیز پر حاوی ہے ہمیں مزید اس کی عبادت کی طرف توجہ دلانے والی ہو۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا دو تین دن تک میں جرمنی کے سفر پر جارہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ قادیان کے جلسے کا خطاب بھی وہیں سے ہوگا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ سفر میں بھی اور پروگراموں میں بھی ہر طرح کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات وخطاب جرمنی سے براہ راست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے دورہ پر تشریف لے جارہے ہیں۔ جرمنی سے حضور انور کے دو خطبات جمعہ، خطبہ عیدالاضحیہ اور جلسہ سالانہ قادیان کیلئے اختتامی خطاب ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کئے جائیں گے۔ نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق درج کیا جا رہا ہے احباب مطلع رہیں اور استفادہ فرمائیں۔

22 دسمبر 2006ء نشریات کا آغاز 5:30 شام
خطبہ جمعہ **6:00 شام**

28 دسمبر 2006ء نشریات کا آغاز 1:30 دوپہر
جلسہ قادیان سے اختتامی خطاب 2:00 دوپہر

29 دسمبر 2006ء نشریات کا آغاز 5:30 شام
خطبہ جمعہ **6:00 شام**

31 دسمبر 2006ء نشریات کا آغاز 1:30 تا 4:30 شام
اسی دوران **خطبہ عیدالاضحیہ** نشر ہوگا۔

(ناظر اشاعت)

سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی آمد

☆) مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر
☆) مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد
☆) مکرمہ ڈاکٹر شیما ارم صاحبہ گائنا کالوجسٹ

تینوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 24 دسمبر 2006 کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لا رہے ہیں۔ ضرورت منداحباب /خواتین استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوا لیں۔ مریض خواتین کی سہولت کے پیش نظر گائناکالوجسٹ کی پرچی حاصل کرنے کیلئے زبیدہ بانی ونگ میں انتظام موجود ہے۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔ وزیٹنگ فیکلٹی کیلئے درج ذیل ویب سائٹ ملاحظہ فرمائیں۔

www.foh-rabwah.org

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

چھٹے سالانہ علمی مقابلہ جات

(مجلس انصاراللہ پاکستان)

اراکین مجلس انصاراللہ پاکستان کے علمی معیار کو بڑھانے کیلئے قیادت تعلیم 2001ء سے علمی مقابلہ جات کا انعقاد کر رہی ہے۔ مورخہ 8 تا 10 دسمبر 2006ء چھٹے سالانہ علمی مقابلہ جات مجلس انصاراللہ پاکستان منعقد ہوئے۔ افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائد تعلیم و منتظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی اور علمی مقابلہ جات کی تفصیل بیان کی۔ درج ذیل علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ تلاوت، نظم، بیت بازی، تقریر، فی البدیہہ تقریر، حفظ قرآن، دینی معلومات، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود ان مقابلوں میں اضلاع اور مجالس سے منتخب انصار نے شمولیت کی۔ اس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ انہوں نے انصار کو بحیثیت سرپرست نئی نسل میں علم دوستی کا جذبہ اور تعلیمی میدانوں میں آگے سے آگے بڑھنے کی خواہش پیدا کرنے کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا میڈیکل، انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس کے علمی میدانوں میں اپنی اولاد کی راہنمائی کریں اور نگرانی کریں اس کے بعد انہوں نے دعا کروائی۔

تین دن مقابلہ جات ہوتے رہے۔ انصار بڑی دلچسپی اور شوق کے ساتھ تمام مقابلوں میں شریک ہوئے۔ ان مقابلوں کے دوران ایک خصوصی تقریب 9 دسمبر 2006ء کو رات ساڑھے سات بجے منعقد ہوئی۔ جس میں جماعت کے معروف شاعر اور دیرینہ خادم سلسلہ محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف کی کتاب ''اشکوں کے چراغ'' کی رونمائی ہوئی۔ جس کی تفصیل الگ رپورٹ میں دی جائے گی۔

مورخہ 10 دسمبر ایک بجے دن اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب منتظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ ان مقابلہ جات میں 43 اضلاع کی 209 مجالس کے 503۔ انصار نے شرکت کی۔ جبکہ گزشتہ سال 42 اضلاع کی 171 مجالس کے 409 انصار نے شرکت کی تھی۔ اس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے مقابلوں میں پوزیشن لینے والے انصار کو انعامات تقسیم کئے اسی تقریب میں مقابلہ مقالہ نویسی میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو بھی انعامات دیئے گئے۔ ان مقابلہ جات میں مکرم جمیل احمد بٹ صاحب کلفٹن کراچی بہترین ناصر قرار پائے۔ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے زعامتہائے علیا میں پہلی پوزیشن جبکہ اضلاع میں نظامت ضلع کراچی نے اول پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ تمام اعزاز پانے والوں اور دوسرے انصار کو علمی میدانوں میں آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے خطاب کیا۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے تمام انصار کو خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی مطالعہ کی طرف توجہ دلانے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔ دعا کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں اور بعد میں تمام شرکاء کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

فری میڈیکل کیمپ بانجا کینیا

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیا کے زیر انتظام ملک میں پانچ میڈیکل کلینک طبی میدان میں مصروف خدمت ہیں۔ ان کے علاوہ جماعت وقتاً فوقتاً مختلف علاقوں میں فری میڈیکل کیمپس بھی لگاتی رہتی ہے۔ جن کے نہایت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اسی طرح کا ایک فری میڈیکل کیمپ مورخہ 19 نومبر 2006ء Kisumu ریجن کی جماعت بانجا میں منعقد ہوا۔ اس کیمپ کی غرض سے مکرم محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ وانچارج کسوموں ریجن و نگران احمدیہ میڈیکل کلینک کسوموں اور احمدیہ کلینک کسوموں کا عملہ 25 میل کا فاصلہ طے کر کے بیت النور پہنچے وہاں ساڑھے نو بجے مریضوں کا معائنہ شروع ہوا جو شام ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہا۔ مکرم افضل ظفر صاحب اور مکرم عبدالکریم صاحب ریجنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے مریضوں کی رجسٹریشن کا کام سنبھالا کلینیکل افراد مریضوں کے معائنہ اور باقی 4۔ افراد مریضوں میں ادویات دینے اور انجکشن وغیرہ لگانے میں مصروف رہے۔ اس کیمپ میں کل 330 مریضوں کا علاج کیا گیا۔ اس موقع پر تقسیم کی گئی ادویات کی مالیت 30 ہزار کینین شلنگ ہے۔ جن کا انتظام مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ انگلستان، ان کی ہمشیرہ اور بچیوں نے کیا تھا۔ اس کے علاوہ مکرم فیصل شکور صاحب نے بھی ادویات کا عطیہ دیا۔ کیمپ میں آنے والے لوگوں نے جماعت کی خدمات کو بہت سراہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقے کے لوگوں کو تمام روحانی وجسمانی بیماریوں سے شفاء عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد صاحب کارکن دفتر الفضل تحریر کرتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم انور احمد صاحب تبسم ولد مکرم چوہدری سراج دین صاحب دارالنصر غربی اقبال مورخہ 29 نومبر 2006ء کو مختصر علالت کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے۔ مورخہ 30 نومبر کو لان دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین کے بعد محترم نصیب احمد صاحب بٹ معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کروائی۔ مرحوم شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں خدمت سرانجام دے رہے تھے آپ محترم مبارک احمد صاحب خالد مینیجر و پبلشر رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم نے ایک بیٹا مکرم ندیم احمد صاحب کلاس ششم، ایک بیٹی مکرمہ نیرہ نور صاحبہ کلاس دہم، والدہ محترمہ حرمت بی بی صاحبہ اور تین بھائی خاکسار، مکرم منور احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال اور مکرم مشتاق احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ 27 دسمبر 2005ء کو وفات پا گئی تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بچوں کا خود نگہبان ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالباسط مقصود صاحب معلم وقف جدید حسن پور تحصیل کبیر والا ضلع خانیوال تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مقصود احمد صاحب مہار حاصل پور شہر ہارٹ اٹیک کی وجہ سے مختصر علالت کے بعد مورخہ 9 نومبر 2006ء کو سول ہسپتال حاصل پور میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ مرحومہ والدہ صاحبہ کی عمر 52 سال تھی۔ مرحومہ بے انتہا شفقت ومحبت کرنے والی تھیں۔ باقاعدہ تہجد گزار صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار، ہمدرد، ہنس مکھ اور بہت زیادہ مہمان نواز تھیں۔ کچھ عرصہ بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ 10 نومبر کو اپنے آبائی گاؤں کے قبرستان چک نمبر 84/F حاصل پور میں تدفین ہوئی نماز جنازہ محترم عبدالرزاق صاحب بلوچ معلم سلسلہ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد معلم صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے خاوند مکرم مقصود احمد صاحب مہار کے علاوہ چار بیٹے خاکسار، مکرم احسان اللہ صاحب نوید قطر، مکرم سلیم اللہ صاحب نوید، ملائیشیاء اور مکرم عبدالماجد صاحب اور دو بیٹیاں مکرمہ ثمینہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم نثار احمد صاحب وڑائچ چشتیاں اور مکرمہ روبینہ کوثر صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں تمام احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے محترمہ والدہ صاحبہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 96 گ۔ ب صریح ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عزیز احمد مظفر صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ چک نمبر 96 گ۔ ب صریح ضلع فیصل آباد ابن مکرم چوہدری محمد اسماعیل المعروف پی ٹی صاحب بعمر 48 سال بقضائے الٰہی مورخہ 6 دسمبر 2006ء کو کچھ عرصہ جگر کے عارضہ میں مبتلا رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ مرحوم بااخلاق خاموش طبع اور خدمت بجالانے والے نیک انسان تھے۔ وکلاء برادری انتظامیہ اور عدالتی حلقوں میں نیک نام کے حامل تھے۔ تحصیل جڑانوالہ کی جماعتوں کے احباب کے جماعتی اور ذاتی کیسز میں بے لوث خدمت راہنمائی اور مدد کرتے۔ محترم شیخ مظفر احمد صاحب ظفر امیر ضلع فیصل آباد نے مورخہ 7 دسمبر کو مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد محترم امیر صاحب ضلع نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ دو بیٹے بعمر بالترتیب 13 اور 11 سال بوڑھے والدین اور نسبتی والدین اور بہت سے قریبی عزیز واقارب اور بہن بھائی چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کے خاندان اور جماعت کیلئے مرحوم کی وفات سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اس خلاء کو پورا فرمائے۔

گمشدہ رسید بک

نظارت ضیافت کی رسید بک نمبر 106 از رسید نمبر 1 تا رسید 100 جس پر عطیہ برائے لنگر خانہ وصول کیا جاتا ہے گم ہو گئی ہے۔ اس کی رسید نمبر 1 تا رسید نمبر 9 پر رقوم وصول کی گئی ہیں اور بقیہ رسیدات خالی ہیں۔ جس دوست کو یہ رسید بک ملے وہ براہ مہربانی خاکسار کو پہنچا دے اور اگر کوئی شخص اس رسید بک کو استعمال کرے گا تو ادارہ اس کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا''

(نائب ناظر ضیافت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

خطبہ جمعہ

دینی تعلیمات کے حوالہ سے جمعہ کی فرضیت و اہمیت اور اس سے متعلقہ امور کا بیان اور احباب جماعت کو اہم نصائح

ہر احمدی کو ہمیشہ جمعہ کی اہمیت کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور چھوٹے چھوٹے بہانے تراش کر یا تلاش کر کے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حکم عدولی نہیں کرنی چاہئے

جمعہ کے دن قبولیت دعا کی ایک خاص گھڑی آتی ہے، اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے

گزشتہ خطبات میں جاری مضمون کے تسلسل میں قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ 20/اکتوبر 2006ء (20/نبوت 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ کے آغاز میں سورۃ جمعہ کی آیات 10 تا 12 تلاوت کیں اور فرمایا

آج اس رمضان کا آخری جمعہ ہے اور انشاء اللہ دو تین دن تک یہ رمضان کا مہینہ بھی اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی استعداد اور بساط کے مطابق کوشش کی کہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلیں اور اس کا پیار، اس کی محبت اور اس کی رضا حاصل کرنے والوں میں شامل ہو سکیں۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا ابھی دو تین دن باقی ہیں، جو اس رمضان سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھا سکے وہ ان بقیہ دنوں میں ہی اگر سچے دل سے کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن سکتے ہیں۔ کیونکہ خالص ہو کر اس کی راہ میں گزرا ہوا ایک لمحہ بھی انسان کی کایا پلٹ سکتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کو ماں باپ سے بھی زیادہ بڑھ کر پیار کرتا ہے۔ وہ جب اپنے بندے کو اپنے ساتھ چمٹاتا ہے تو وہ بندہ وہ نہیں رہتا جو پہلے تھا۔ اس ایک سچے اور خالص لمحے کی دعا انسان کو برائیوں سے اتنا دور لے جاتی ہے، اس کی طبیعت میں اتنا فرق ڈال دیتی ہے جو مَشْرِقَیْن کا فرق ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی ذات سے مایوسی کا تو کوئی سوال ہی نہیں، صرف ان راستوں پر چلنے کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کو پانے کے راستے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو پانے کے وہ اسلوب سیکھنے کی ضرورت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائے .... پس ہم وہ خوش قسمت ہیں جو اس امام کو ماننے والے ہیں جس نے ان راستوں کو صاف کر کے ہماری ان کی طرف راہنمائی فرمائی۔ ہمارے ذہنوں کی گرد بھی جھاڑی جس سے بدعات اور غلط روایات سے ہمارے ذہن پاک و صاف ہوئے .... جبکہ قرآن کریم اور احادیث میں جمعۃ الوداع کا کوئی تصور نہیں ملتا۔ ہاں جمعہ کی اہمیت ہے اور بہت اہمیت ہے، جس کا میں ان آیات کی روشنی میں جو میں نے تلاوت کی ہیں اور احادیث کی روشنی میں ذکر کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے میں نہایت افسوس سے اس بات کا ذکر کروں گا کہ امام الزمان کی بیعت میں آنے کے باوجود اور باوجود اس کے کہ خلفاء احمدیت اس تصور کو ذہنوں سے نکالنے کے لئے بارہا اس طرف توجہ دلا چکے ہیں بعض احمدی بھی .... جمعہ کی اہمیت کو بھلا کر جمعۃ الوداع کا تصور ذہنوں میں بٹھائے ہوئے ہیں۔ اور ایسے لوگ چاہے زبان سے اس بات کا اقرار کریں یا نہ کریں اپنے حال سے، اپنے عمل سے یہ اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ عموماً سارا سال (۔) میں جمعوں پر جو حاضری ہوتی ہے، رمضان کے دنوں میں خاص قسم کا ماحول بننے کی وجہ سے جمعوں میں حاضری اس سے بہت بہتر ہو جاتی ہے۔ لیکن رمضان کے آخری جمعہ میں یہ حاضری رمضان کے باقی جمعوں کی نسبت بہت آگے بڑھ جاتی ہے جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہوتا ہے کہ آج توجہ زیادہ ہے۔ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ مرکز میں یا جہاں خلیفۂ وقت نماز جمعہ پڑھا رہے ہوں وہاں اس جمعے میں شامل ہونے کی لوگ زیادہ کوشش کرتے ہیں جو ٹھیک ہے لیکن اگر جماعتیں جائزہ لیں تو ہر (۔) میں رمضان کے آخری جمعہ کی حاضری پہلے سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ پس یہ عمل ظاہر کر رہا ہے کہ رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہو جاؤ، جمعہ پڑھ لو اور گناہ بخشوا لو۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان میں پہلے سے بڑھ کر بندے کے ساتھ بخشش کا سلوک فرماتا ہے۔ لیکن بندے کو بھی اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کی وجہ سے حتی الوسع اس تعلیم پر قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے اور جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر جمعہ کے دن کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے لیکن جمعۃ الوداع کی کسی اہمیت کا تصور نہیں ملتا۔ بلکہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں اس آخری جمعہ میں جو رمضان کا آخری جمعہ ہے، یہ سبق ملتا ہے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اس جمعہ سے اس طرح گذریں اور نکلیں کہ رمضان کے بعد آنے والے جمعہ کی تیاری اور استقبال کر رہے ہوں اور پھر ہر آنے والا جو جمعہ ہے وہ ہر نئے آنے والے جمعہ کی تیاری کرواتے ہوئے ہمیں روحانیت میں ترقی کے نئے راستے دکھانے والا بنتا چلا جائے اور یوں ہمارے اندر روحانی روشنی کے چراغ سے چراغ جلتے چلے جائیں اور یہ سلسلہ کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہو اور ہر آنے والا رمضان ہمیں روحانیت کے نئے راستے دکھاتے چلے جانے والا رمضان ہو، نئی منازل کی طرف راہنمائی کرنے والا رمضان ہو جس کا اثر ہم ہر لمحہ اپنی زندگیوں پر بھی دیکھیں اور اپنے بیوی بچوں پر بھی دیکھیں اور اپنے ماحول پر بھی دیکھیں۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ ہمیں قرآن اور حدیث سے جمعہ کی اہمیت پتہ چلتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں جو حکم اتارا ہے، وہ سب سے پہلے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی

کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پھر اگلی آیت میں فرمایا: پس جب نماز ادا کی جاچکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ پھر فرماتا ہے: اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوہ دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

تو دیکھیں کتنا واضح حکم ہے، کوئی ابہام نہیں ہے کہ کون سے جمعہ کی طرف بلایا جائے؟ صرف حکم ہے تو یہ کہ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کی طرف بلایا جائے تو اس پیارے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے دوڑو۔ یہ خیال دل میں نہ لاؤ کہ تھوڑا سا یہ کام رہتا ہے اسے پورا کرلوں پھر جاتا ہوں۔ یہاں اکثر دیکھا گیا ہے کہ خطبہ شروع ہونے کے وقت اس (۔) کا ہال نصف سے بھی کم بھرا ہوتا ہے اور اس کے بعد آہستہ آہستہ لوگ آنا شروع ہوتے ہیں اور جگہ بھرتی چلی جاتی ہے۔ صرف یہاں نہیں، باقی دنیا میں بھی یہی حال ہے بلکہ بعض لوگ خطبہ ثانیہ کے دوران آرہے ہوتے ہیں۔ بعض کو تو کام سے رخصت کی مجبوریاں ہیں، بعض کو بعض دفعہ ٹرانسپورٹ کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن بعض عادی بھی ہوتے ہیں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ جتنا دیر سے جاسکیں، جتنا لیٹ جاسکیں جایا جائے تا کہ نماز میں شامل ہو کر فوری واپس آجائیں یا تھوڑا سا خطبے کا حصہ سن لیں تو یہی کافی ہے۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے .... کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور پہلے آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی کرے۔ پھر بعد میں آنے والا اس کی طرح ہے جو گائے کی قربانی کرے، پھر مینڈھا یعنی بھیڑ بکرا، پھر مرغی اور پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح، پھر جب امام منبر پر آجاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور ذکر کو سننا شروع کر دیتے ہیں۔

(بخاری کتاب الجمعۃ باب الاستماع الی الخطبۃ یوم الجمعۃ)

تو دیکھیں جمعہ کے لئے جلدی آنے کی اہمیت کس طرح واضح فرمائی۔ جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ بعض کام کرنے والے لوگ ایسے ہیں جن کو مجبوریاں ہوتی ہیں لیکن ایک ایسی تعداد بھی ہے جس میں یہ احساس ہی نہیں ہے کہ جمعہ پہ وقت پر جانا ہے۔ اکثر یہاں بہت سارے لوگ میرے سامنے (۔) کے اگلے حصے میں بیٹھے ہوتے ہیں، تقریباً نوے فیصد شاید وہی چہرے ہوتے ہیں اور آج بھی وہی ہیں۔ ان میں سے بعض کو میں جانتا ہوں وہ کام بھی کرتے ہیں اور عموماً یہاں اکثر لوگ اپنے کام کر رہے ہیں، کوئی ٹیکسی چلا رہا ہے کوئی دوسرے کام کر رہا ہے۔ تو یہ جلدی آنے والے بھی اور لیٹ آنے والے بھی اور نہ آنے والے بھی، ان کے کاموں کی نوعیت تقریباً ایک جیسی ہوتی ہے، تو وقت پر نہ آنا صرف نفس کا بہانہ ہے۔ آخر جو وقت پر آکر بیٹھ جاتے ہیں، یہ بھی تو اپنے کام کا حرج کر کے آرہے ہوتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو یاد رکھیں کہ جمعہ کی نماز پر جلدی آؤ اور اپنی تجارت، اپنے کاروبار اور اپنے کام چھوڑ دیا کرو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ رزق دینے والی ذات خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر اس کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، بظاہر نقصان اٹھاتے ہوئے بھی جمعہ کے لئے آؤ گے تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرمادے گا کہ جس نقصان سے تم ڈر رہے ہو وہ نہیں ہوگا اور اگر بالفرض کہیں کوئی تھوڑی بہت کمی رہ بھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے تمہیں اور ذریعوں سے برکتوں سے بھر دے گا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔

جمعہ پر تم جو سستی دکھاتے ہو اور بے احتیاطی کرتے ہو یہ اپنی بے علمی کی وجہ سے کرتے ہو۔ اگر تمہیں علم ہو کہ اس کے کتنے فوائد ہیں اور اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے فضلوں سے نوازے گا تو اتنی سستیاں اور بے احتیاطیاں کبھی نہ ہوں اور سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کبھی یہ بے احتیاطی ہو بلکہ ہمیشہ اس کوشش میں رہو گے کہ اونٹ یا گائے کی قربانی کا ثواب حاصل کرو۔ پس ہر احمدی کو ہمیشہ جمعہ کی اہمیت کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور چھوٹے چھوٹے بہانے تراش کر یا تلاش کر کے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حکم عدولی نہیں کرنی چاہئے۔ جمعہ کا خطبہ اور نماز آنے جانے سمیت زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو گھنٹے کا معاملہ ہے۔ اور بعض لوگ جو دوسرے کام ہیں ان میں بغیر کام کے ہی بے تحاشا وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ مکرم حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ایک بات مجھے یاد آئی، یہیں کہیں، کسی مغربی ملک میں ان کا غیروں میں لیکچر تھا، جگہ کونسی تھی یہ تو مجھے پوری طرح مستحضر نہیں لیکن بہرحال وہاں انہوں نے (۔) عبادات کا ذکر فرمایا اور جمعہ کی مثال بھی دی کہ ہفتے بعد جمعہ ایک لازمی عبادت ہے، اس کے متعلق حکم ہے کہ ضرور پڑھو۔ بعض لوگوں کے نزدیک یہ بہت بڑا بوجھ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کتنا وقت لگ جاتا ہے؟ پھر انہوں نے وقت کی مثال اس طرح دی کہ جتنا وقت دو برِج (Bridge) کھیلنے والے اپنی اس برِج کی کھیل کو ختم کرنے میں لگاتے ہیں اس سے کم وقت اس میں لگتا ہے۔ یہ برِج جو ہے یہ بھی تاش کھیلنے کی ایک قسم ہے۔ تو لہو ولعب کی طرف تو توجہ ہو جاتی ہے، جمعہ کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ پس دنیاداروں کو سمجھانے کے لئے انہوں نے اس کی مثال دی تھی۔ اسی طرح دوسری بے فائدہ کھیلیں ہیں، بعض گپیں ہانکنے میں وقت لگا دیتے ہیں، بیٹھے رہتے ہیں لیکن جمعہ پر آنے کے لئے سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ اتنا وقت ہوگا، جائیں گے، بیٹھنا پڑے گا، خطبہ لمبا ہو گیا تو کیا کریں گے۔ جماعت پر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میاں بیوی میں سے کوئی نہ کوئی ضرور نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ بعض عورتیں اور لڑکیاں بڑی فکر سے اپنے خاوندوں کے بارے میں دعا کے لئے لکھتی ہیں کہ ہمارے میاں کو جمعہ پر جانے کی عادت نہیں اور اکثر بہانے بنا کر جمعہ ضائع کر رہے ہوتے ہیں، کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ دعا کریں کہ جمعہ پر جانے کی عادت پڑ جائے۔ ایک حدیث میں جمعہ ضائع کرنے والوں کے بارے میں آتا ہے، جس میں جمعہ کی اہمیت اور جمعہ نہ پڑھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذکر ہے۔ حضرت ابو جعد ضمریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تساہل کرتے ہوئے لگاتار تین جمعے چھوڑے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشدد فی ترك الجمعة)

اب دیکھیں کس قدر انذار ہے، جمعہ چھوڑنے کے کس قدر بھیانک نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دل پھر اللہ تعالیٰ سخت کر دیتا ہے اور ان کے اپنے عمل کی وجہ سے یہ چیز پیدا ہو رہی ہوتی ہے، جمعہ سے لاپرواہی کی وجہ سے یہ چیز پیدا ہو رہی ہوتی ہے۔ دیکھ لیں کہ یہاں لگاتار تین جمعے چھوڑنے پر انذار کیا ہے، رمضان کا آخری جمعہ چھوڑنے کا یہاں ذکر نہیں ہے۔ یعنی جو لگاتار تین جمعے چھوڑے گا اس کا دل سخت ہو جاتا ہے، اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔ یہ نہیں کہا گیا کہ جو رمضان کا آخری جمعہ چھوڑتا ہے یا لگاتار تین رمضان آخری جمعہ پر نہ جائے تو اس کا دل سخت ہوگا۔ اس لئے جمعہ کی اہمیت کو بہت زیادہ اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور اس کے علاوہ اپنی ہر قسم کی عبادتوں کو زندہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ جو بہت زیادہ بخشنہار ہے، اس سے اپنے گناہوں کے بخشوانے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے اور اس کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انسان کبائر گناہ سے بچے تو پانچ نمازیں، ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ اور رمضان سے اگلا رمضان ان دونوں کے درمیان ہونے والی لغزشوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(الترغیب والترهیب کتاب الجمعة باب الترغیب فی صلاة الجمعة و السعی الیها)

یعنی اگر انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے تو ان چھوٹی موٹی غلطیوں سے اور لغزشوں سے اور گناہوں سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے اس عمل کی وجہ سے صرف نظر فرماتا رہے گا جو وہ اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اپنی نمازوں کی طرف توجہ دیتے ہوئے اور جمعہ پر باقاعدگی اختیار کرتے ہوئے اور پھر رمضان کے روزے رکھتے ہوئے کرتا ہے۔ ہر نماز پڑھنے کے بعد جب اگلی

نماز کا انتظار ہو اور اگلی نماز انسان پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس دوران کی غلطیاں معاف فرما دیتا ہے، پھر ہفتے کے دوران جو غلطیاں ہوں وہ جمعہ کے جمعہ معاف فرما دیتا ہے۔ اسی طرح اگر سال کے دوران کچھ غلطیاں ہیں تو رمضان میں اللہ تعالیٰ بخشش کے دروازے کھولتا ہے اور معاف فرما دیتا ہے۔ تو دیکھیں یہاں صرف جمعہ کا یا جمعۃ الوداع کا ذکر نہیں بلکہ روزانہ نمازوں کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ پھر ہر جمعہ کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ یہاں یہ نہیں لکھا ہوا، جس طرح بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قضائے عمری پڑھ لی تو گناہ معاف ہو گئے، اسی طرح جمعۃ الوداع پڑھ لیا تو گناہ معاف ہو گئے۔ بلکہ ہر جمعہ جو ہے وہ اگلے جمعہ تک کی غلطیوں کا کفّارہ بنتا ہے۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ جمعہ پر آنے جانے اور خطبہ سننے میں زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو گھنٹے لگتے ہیں کیونکہ جو (۔) کے قریب کے لوگ ہیں وہی آئے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تھوڑا سا وقت ہے، جب تم جمعہ ادا کر چکو تو بے شک اپنے کاموں پر چلے جاؤ اور جو اپنے دنیاوی کام ہیں وہ سارے کرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دنیاوی نعمتیں اور یہ کاروبار جو صحیح کاروبار ہیں تمہیں اپنے فضل سے ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے عطا کئے ہوئے ہیں۔ پس اس فضل سے فائدہ اٹھاؤ۔ اس میں اس طرف بھی اشارہ ہو گیا کہ ناجائز کاروبار، دھوکہ دہی کے کاروبار جو ہیں ان سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے جو نواہی ہیں اس سے بچ کر ہی اللہ تعالیٰ کے فضل کے وارث بن سکتے ہو، ان کو کر کے نہیں۔ پس اپنی ملازمتوں میں، اپنے کاروباروں میں جائز اور ناجائز کے فرق کو بھی ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ یہ نہیں کہ ان لوگوں کی طرح ناجائز کاروبار کر کے اور کالا دھن کما کر اور سمگلنگ کر کے پھر حج پر چلے گئے اور سمجھ لیا کہ ہم پاک ہو گئے ہیں اور ہمارے پچھلے گناہ بخشے گئے۔

جیسا کہ اس حدیث میں جو میں نے پڑھی تھی آتا ہے کہ جمعہ کفّارہ ہے، یہ اس صورت میں کفّارہ بنتا ہے جب انسان بڑے گناہوں سے بچے، جب کبائر سے بچے۔ اور پھر ان سے بچنے کے لئے اس آیت میں یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بچنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اللہ کا ذکر کرنے والے ایک تو اللہ کا خوف رکھیں گے، ناجائز کام نہیں کریں گے اور یہ ذکر تمہارے دلوں کو اطمینان بھی بخشے گا ۔ ناجائز منافع خوری اور ناجائز کاروبار کی طرف جو توجہ ہے وہ نہیں رہے گی، قناعت پیدا ہو گی۔ اور ''ذکر'' پھر اس طرف بھی توجہ دلا رہا ہے کہ جمعہ پڑھ کر پھر نمازوں سے چھٹی نہیں ہو گی بلکہ اس کے بعد عصر کی نماز بھی ہے پھر مغرب کی نماز ہے پھر عشاء کی نماز ہے۔ اور یہ سلسلہ پھر اسی طرح چلنا ہے، اس طرف بھی ہر ایک کی توجہ رہنی چاہئے۔ اور اس ''ذکر'' سے پھر فضل بڑھتے چلے جائیں گے اور چھوٹی موٹی غلطیوں اور کوتاہیوں کا کفارہ بھی ہوتا چلا جائے گا۔ پس ہمیشہ اس طرف توجہ رکھو کہ ''ذکر'' کرنا ہے۔ پھر اگلی آیت میں فرمایا کہ جن کے دل ہر وقت دنیاوی چیزوں کی طرف مائل رہتے ہیں، جھکے رہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے والے نہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کا فہم اور ادراک ہی نہیں۔ انہوں نے اپنی تجارتوں کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہوا ہے۔ اپنے کاروباروں کو اپنا خدا بنا لیا ہوا ہے۔ عبادتوں کی بجائے کھیل کود میں ان کا دل زیادہ لگا ہوا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ تاش کھیلنے والے گھنٹوں تاش کھیلتے رہیں تو انہیں وقت کے ضائع ہونے کا احساس نہیں ہوتا، تو فرمایا کہ جن کے دل ایمان سے خالی ہیں یا ایمان صرف منہ کی جمع خرچ ہے وہ عبادت کی طرف توجہ دینے والے نہیں ہیں، قربانیاں کرنے والے نہیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو صحابہؓ قربانیاں کرنے والے تھے۔ انہوں نے مال، جان، وقت اور عزت ہر چیز کو اسلام کی خاطر قربان کر دیا تھا۔ سوائے چند ایک منافقین کے جو جان بچاتے تھے، ان کا ذکر بھی اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے۔

پس جو تجارت اور کھیل کود کی طرف توجہ دینے والے ہیں یہ اس زمانے کے لوگ ہیں جبکہ مختلف طریقوں سے، دلچسپیوں سے شیطان ان کو اپنی طرف بلاتا ہے اور ان دلچسپیوں کے بے تحاشا سامان پیدا ہو گئے ہیں۔............جنہوں نے مسیح موعود کو مانا ہے ان کو تو یہ حکم ہے کہ تمہارا کام تو عبادتوں کو زندہ رکھنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھنا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود کو ماننے کا انعام حاصل کرنے کے باوجود ذکر الٰہی کی طرف توجہ نہیں دو گے تو یاد رکھو کہ اللہ اور اس کے رسول اور مسیح موعود کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے کیونکہ تمہاری بیعت سے تو ان کو کوئی غرض نہیں۔ تمام قسم کی نعمتیں جو تم حاصل کر رہے ہو ان کا سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، ہر قسم کے رزق تو اس سے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو نعمتیں ہیں وہ ان دل بہلاوے کی چیزوں سے اور تجارتوں سے بہت بہتر ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرو گے تو پھر ان نعمتوں سے بھی محروم رہو گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر احمدی کو اس بات کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا بنائے۔ کبھی یہ نہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں سے لاپرواہی برتنے والا ہو۔

ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض کیا گیا ہے۔ سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے۔ جس شخص نے لہو ولعب اور تجارت کی وجہ سے جمعہ سے لاپرواہی برتی اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہی کا سلوک کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بے نیاز اور حمد والا ہے۔ (سنن دار قطنی کتاب الجمعة باب من تجب علیه الجمعة)

پس فکر کے ساتھ جمعوں کی ادائیگی کرنی چاہئے اور جو استثناء ہیں ان کا اس حدیث میں ذکر ہو گیا کہ مریض کی مجبوری ہوتی ہے، نہیں جا سکتا۔ پھر مسافر ہے، بعض دفعہ مجبوری سے سفر کرنے پڑتے ہیں اس لئے مسافر کے بارے میں بھی آ گیا کہ اگر کوئی مسافر ہے۔ لیکن جو عمداً بغیر کسی وجہ کے جبکہ وقت بدلا جا سکتا ہے جمعہ کے دن سفر کرتے ہیں، ان کی کوئی مجبوری نہیں ہے، ان کو بہرحال بچنا چاہئے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے سفر کو پسند فرماتے تھے تا کہ جمعہ سے پہلے اپنی منزل پر پہنچ جائیں۔ اسی طرح عورت کے لئے ضروری نہیں کہ وہ جمعہ پر ضرور آئے، عید پر آنا ہر عورت کے لئے ضروری ہے۔ جو بھی ہوش وحواس رکھنے والی عورت ہے اس کے لئے عید پر آنا تو بہرحال ضروری ہے، ہر حالت میں آنا ضروری ہے۔ لیکن جمعہ پر آنا ہر عورت کے لئے ضروری نہیں ہے اس لئے یہ استثناء ہے۔ اسی طرح غلاموں کو بھی مجبوریاں ہوتی ہیں، ان کو بھی چھوٹ دی گئی ہے۔ بعض حالات میں وہ مجبور ہوتے ہیں، ان کو کوئی گناہ نہیں۔

پھر جمعہ کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر فرمایا کہ جمعے کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں .... اللہ تعالیٰ سے نماز پڑھتے ہوئے جو بھی بھلائی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اس کو عطا کر دیتا ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ۔

(بخاری کتاب الجمعة باب الساعة التی فی یوم الجمعة)

بعض اور روایات ہیں اور حدیثوں کی جو مختلف تشریح کرنے والے ہیں وہ اس پر یہ کہتے ہیں کہ صرف نماز پڑھنے کے دوران ہی نہیں بلکہ خطبہ جمعہ بھی جمعہ کا حصہ ہے یہ بھی اسی طرح اس میں آ جاتا ہے، صرف کھڑے ہونا نہیں۔ اور بعض اس سے زیادہ وقت دیتے ہیں کہ یہ وقت شام تک چلتا ہے۔ تو بہرحال اس حدیث میں یہ ہے کہ .... نماز پڑھتے ہوئے جو بھی بھلائی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اس کو عطا کر دیتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ گھڑی بہت مختصر ہے، بہت تھوڑی ہے۔ پس اس موقع سے ہر ایک کو فائدہ اٹھانا چاہئے، اپنے لئے بھی دعائیں کریں، جماعت کے لئے بھی دعائیں کریں۔ کسی کو کیا پتہ کہ وہ گھڑی کس وقت آنی ہے، اس لئے پہلے وقت میں آنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ تو بہرحال واضح ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز کا حصہ ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود جمعہ کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں، یہ ایک میموریل تھا جو جمعہ کی رخصت کی بدلی کے وقت وائسرائے کو بھیجا گیا تھا۔ تو بہرحال اس میں جمعہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ''روز جمعہ ایک (۔) عظیم الشان تہوار ہے اور قرآن شریف نے خاص کر کے اس دن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے اور اس بارے میں خاص ایک سورۃ قرآن شریف میں

موجود ہے جس کا نام سورۃ الجمعہ ہے اور اس میں حکم ہے کہ جب جمعہ کی (۔) دی جائے تو تم دنیا کا ہر ایک کام بند کردو اور (۔) میں جمع ہو جاؤ۔ اور نماز جمعہ اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو اور جو شخص ایسا نہ کرے گا وہ سخت گناہگار ہے۔ اور قریب ہے کہ (۔) سے خارج ہو اور جس قدر جمعہ کی نماز اور خطبہ سننے کی قرآن شریف میں تاکید ہے اس قدر عید کی نماز کی بھی تاکید نہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد دوم صفحہ 581-580 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اب میں گزشتہ خطبوں کے مضمون کی طرف آتے ہوئے آج بھی چند دعائیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ جیسا کہ ہم نے ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان دیکھا ہے کہ جمعہ کے دوران ایک ایسی گھڑی آتی ہے جو قبولیت کا درجہ رکھتی ہے، پس اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ایک دعا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہے وہ آج کل کے حالات کے لحاظ سے بھی بہت اہم ہے۔ کیونکہ آج کل جو معاشرے کا حال ہے، گندگیوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ وہ دعا ہے (۔) (سورۃ العنکبوت: 31) کہ اے میرے رب اس فساد کرنے والی قوم کے خلاف میری مدد کر۔ آجکل جیسا کہ میں نے کہا دنیا تمام قسم کی برائیوں میں ملوث ہے اور اس وجہ سے فساد پھیلا ہوا ہے۔ ....موجودہ زمانے کی برائیوں سے بچنے کے لئے جب کہ سفروں کی سہولتیں بھی میسر ہیں، سیٹلائٹ رابطوں کی وجہ سے تمام دنیا تقریباً ایک ہو چکی ہے، ایک خبر دوسری جگہ فوراً پہنچ جاتی ہے، تصویریں پہنچ جاتی ہیں، ایک دوسرے کے کلچر پہنچ رہے ہیں، روایات پہنچ رہی ہیں، برائیوں کے سمجھنے کے معیار ہی بدل گئے ہیں۔ بعض چیزوں میں احساس ہی نہیں رہتا کہ فلاں چیز برائی ہے، غور کرنے کی صلاحیتیں ختم ہو چکی ہیں تو اس دعا کی بہت زیادہ ضرورت ہے تاکہ ہر احمدی اور اس کی نسلیں چاہے وہ مشرق کا ہے، چاہے وہ مغرب کا ہے، ہر قسم کے گند سے اور برائیوں سے محفوظ رہے اور پھر اس طرح فتنوں اور فسادوں سے بچا رہے۔

پھر آنحضرت ﷺ نے ہمیں ایک دعا سکھائی، جو اپنے آپ کو سیدھے راستے پر چلانے اور اپنی خواہشات، اعمال اور اخلاق کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق چلانے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اور آجکل جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ اتنی مختلف النوع برائیاں پھیلی ہوئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آئے بغیر ان سے بچنا اور ان سے نجات بہت مشکل ہے۔ اس لحاظ سے آنحضرت ﷺ کی جو یہ دعا ہے، یہ بھی اس زمانے کے لئے بڑی ضروری ہے۔ حضرت زیاد بن علاقہؓ اپنے چچا عتبہ بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ (۔) (سنن ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات) کہ اے میرے اللہ میں بُرے اخلاق اور بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

پھر بخشش اور مغفرت کے لئے ایک دعا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ (۔) (بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی ﷺ اللھم اغفرلی) کہ اے میرے رب! میری خطائیں، میری جہالتیں، میری تمام معاملات میں زیادتیاں جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے مجھے بخش دے۔ اے میرے اللہ! مجھے میری خطائیں، میری عمداً کی گئی غلطیاں، جہالت اور سنجیدگی سے ہونے والی میری غلطیاں مجھے معاف فرما دے اور یہ سب میری طرف سے ہوئی ہیں۔ اے اللہ! مجھے میرے وہ گناہ بخش دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو مجھ سے بعد میں سرزد ہوئے ہیں اور جو میں چھپ کے کر چکا ہوں اور جو میں اعلانیہ کر چکا ہوں۔ مقدم و مؤخر تو ہی ہے اور تو ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ پس اللہ ہی ہے جو ہمیں معاف رکھنے کی طاقت رکھتا ہے۔

ان دنوں میں اگر سچے اور کھرے ہو کر اس کے آگے جھکیں گے تو یقیناً وہ طاقت اور قدرت رکھتا ہے کہ ہماری کایا پلٹ دے اور قبولیت دعا کا ایک لمحہ بھی ہماری دنیا اور آخرت سنوارنے والا بن جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود کی ایک دعا ہے آپ فرماتے ہیں۔ ''خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہم تیرے گناہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے تو ہم کو معاف کر اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 44 جدید ایڈیشن)

پس جو غلطیاں ہو چکی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ہر شر سے ہمیں اور ہماری نسلوں کو محفوظ رکھے۔

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں ''دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ'' جو فرض نمازیں ہیں ان کے علاوہ بھی یہ عادت بناؤ کہ علیحدگی میں نفل پڑھو اور پھر ذکر الٰہی کرو ''اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو۔'' اور فرمایا کہ ''اے رب العالمین! تیرے احسان کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے اور تیرے بے انتہا مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو۔ اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیری ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔''

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ 6,5)

اللہ کرے کہ ہم رمضان سے ان دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھتے ہوئے نکلیں اور خالص اللہ کے ہو جائیں اور صرف اللہ کے ہو جائیں اور جو دنیا کی لہو و لعب ہے اس کی ہمارے سامنے مٹی کی ایک چٹکی کے برابر بھی قیمت نہ ہو۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے فرمایا:۔

ایک افسوسناک خبر ہے۔ سری لنکا کی (۔) کے ہمارے خادم (بیت الذکر) عبداللہ نیاز صاحب کو 14 ر اکتوبر کو مخالفین دشمنوں نے شہید کر دیا۔

ان کی والدہ بھی زندہ ہیں جن کی عمر 96 سال ہے اور ان کے تین بیٹے، ایک بیٹی اور بیوہ ہیں۔ یہ خادم (۔) کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے تھے اور بڑی سنجیدگی سے اور وقف کی روح کے ساتھ کام کرتے تھے۔ (۔) کو کھولنا، بند کرنا، صفائی اور ندا وغیرہ دینا۔ بچوں کو قرآن کریم ناظرہ بھی پڑھاتے تھے۔ 14 ر اکتوبر کو صبح 4 بجے مخالفین نے ان کی رہائش گاہ کے نزدیک ہی چاقوؤں اور تلواروں سے حملہ کر کے ان کو شہید کر دیا، یہ اس وقت نماز کے لئے (۔) آ رہے تھے۔ وہاں بھی آج کل بڑی رو چلی ہوئی ہے، پاکستان سے ایک مولوی لٹریچر اور ٹریننگ وغیرہ لے کر آیا ہے اور مسلمانوں کو خوب بھڑکا رہا ہے کہ یہ مرتد لوگ ہیں ان کو قتل کرو یہ ثواب ہے اور سب سے بڑا جہاد یہی ہے۔ اس رمضان میں اللہ کی رضا حاصل کرنی ہے تو ان احمدیوں کو قتل کر دو۔ اور وہ خود عمرہ پر چلا گیا ہے اور ان کو تاریخ دے گیا ہے کہ 30 یا 31 ر اکتوبر کو میں واپس آؤں گا، اس وقت تک احمدیوں کے جتنے بڑے بڑے عہدیداران ہیں ان کو شہید کر دو (وہ تو خیر قتل کرنا ہی کہتے ہیں) پھر جب میں واپس آ جاؤں گا تو ان کی .... پر قبضہ کریں گے۔ تو بہرحال یہ ان کے منصوبے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ہر شر سے جماعت کو محفوظ رکھے اور ان کے منصوبوں سے بچائے۔ جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے عقل مقدر کی ہوئی ہے اور ماننا مقدر ہے ان کو عقل آ جائے ورنہ پھر عبرت کا نشان بنائے۔

پھر ہمارے ایک پاکستانی احمدی آجکل وہاں گئے ہوئے ہیں، 21 سالہ نوجوان ہیں گوجرانوالہ کے رہنے والے ہیں ان پر بھی حملہ ہوا تھا۔ وہ............ سے گھر آ رہے تھے تو ان پر بھی چاقوؤں اور تلواروں سے حملہ کیا۔ ان کے دونوں ہاتھ زخمی ہو گئے، لوگ پہنچ گئے۔ بہرحال ان کو بچا لیا۔ کسی طرح سے بچت ہو گئی۔ ہسپتال میں داخل ہیں علاج ہو رہا ہے۔ ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا:۔

ابھی میں جمعہ کی نماز کے بعد شہید کا نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد صاحب جاوید پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 دسمبر 2006ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ رضیہ اکرم غوری صاحبہ

مکرمہ رضیہ اکرم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکرم غوری صاحب 10 دسمبر 2006ء کو 84 سال کی عمر میں ریڈ ہل ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نہایت متقی، دعا گو اور خلافت سے اخلاص کا تعلق رکھتی تھیں۔ متعدد بار جماعتی عہدوں پر کینیا، ربوہ، سپین اور یوکے میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ کو اسلام آباد ٹلفورڈ کی پہلی صدر لجنہ ہونے کا بھی اعزاز حاصل رہا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی درویش مرحوم قادیان 9۔ اگست 2006ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ نے اپنے میاں صاحب کے ساتھ 26 سال عہد درویشی نبھایا اور اپنے میاں کی وفات کے بعد 28 سال کا لمبا عرصہ نہایت صبر و شکر کے ساتھ گزارا۔ مرحومہ نہایت نیک، باوفا، دعا گو اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح وارشاد قادیان کی خوش دامن تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم خواجہ صفی الدین قمر صاحب انسپکٹر مال آمد صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم خواجہ تقی الدین قمر صاحب اور بہو مکرمہ طاہرہ قمر صاحبہ آف منہائم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد مورخہ 12 دسمبر 2006ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام وشال الدین قمر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد لطیف صاحب جنجوعہ مرحوم آف ہائیڈل برگ جرمنی کا نواسہ اور محترم مولانا قمر الدین صاحب اول صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور نیک صالح اور درخشاں مستقبل کا وارث بنائے۔ آمین

سیکرٹریان تحریک جدید توجہ کریں

بعض دوستوں کی نقل مکانی کی صورت میں سیکرٹری صاحبان تحریک جدید وکالت ہذا کو صرف یہ اطلاع دے دینا کافی سمجھتے ہیں کہ فلاں صاحب ہماری جماعت سے چلے گئے ہیں اس لئے ان کا وعدہ تحریک جدید ہماری جماعت کے وعدوں میں سے منہا کر دیا جائے یہ طریق درست نہیں۔ جس جماعت سے کوئی دوست نقل مکانی کریں اس جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید کا فرض ہے کہ وہ نقل مکانی کرنے والے دوست سے ان کے وعدے کے مطابق چندہ تحریک جدید وصول کرنے کی کوشش فرمائیں۔ البتہ مجبوری کی صورت میں جس نئی جماعت میں وہ دوست جائیں اس جماعت میں ان کا مکمل ایڈریس حاصل کر کے وکالت ہذا کو مہیا فرمائیں تا کہ دفتر ہذا ان سے رابطہ قائم کر سکے۔

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

مال بڑھانے کا پاکیزہ ذریعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا''

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 496)

اپنے صدقات مد امداد مریضان یا مد ڈویلپمنٹ میں بنام ایڈمنسٹریٹر ہسپتال بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میرے چھوپھا مکرم ظہور احمد خان صاحب رئیس بانڈہ احمد نگر کوہاٹ مورخہ 6 دسمبر 2006ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مکرم حمید اللہ صاحب مربی سلسلہ پشاور نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے خاندان کے قبرستان میں دعاؤں کے ساتھ دفن کیا گیا۔ محترم خان صاحب کے ایک بیٹے مکرم ظفر احمد صاحب بنگش صدر جماعت کوہاٹ ہیں۔ مگر چونکہ ان کی بیوی پچھلے سال فوت ہوگئیں اور بچے سب بانڈہ سے باہر ہیں اس لئے وہ بھی زیادہ تر اسلام آباد رہتے ہیں۔ دوسرے بیٹے مکرم اعجاز احمد بنگش بانڈہ میں ہی رہتے ہیں آپ بہت ہی نیک مخلص فدائی اور مہمان نواز بزرگ تھے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے مرحوم کے درجات بلند کرے اپنے خاص فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور مرحوم کی جملہ صفات حسنہ کو ان کی اولاد میں زندہ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم طارق محمود کھوکھر صاحب مربی سلسلہ محمود آباد فارم تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد صاحب مرحوم آف شیر پور جماعت احمدیہ لطیف نگر مورخہ 25 نومبر 2006ء کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ بوقت وفات ان کی عمر 77 سال تھی مرحومہ موصیہ تھیں ان کی نماز جنازہ مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے بیت مبارک میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی مرحومہ عرصہ دراز سے بیمار تھیں اور تقریباً ایک ماہ سے صاحب فراش تھیں آپ نے بیماری کا عرصہ بڑی ہمت اور حوصلہ سے مقابلہ کرتے ہوئے گزارا۔ مرحومہ مخلص احمدی، پابند صوم وصلوٰۃ اور باقاعدہ تہجد گزار تھیں اور پسماندگان میں 5 بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب کرام سے مرحومہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم طیب ندیم احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے ماموں مکرم مشتاق احمد صاحب ابن مکرم محمد حسین صاحب مرحوم آف شادیوال ضلع گجرات حال پشاور 4۔ اکتوبر 2006ء کو بعمر 73 سال گھر میں تعمیر کے دوران شیڈ گرنے کی وجہ سے بقضائے الٰہی وفات پا گئے ان کا جنازہ 4۔ اکتوبر 2006ء کو مکرم ارشاد احمد خان صاحب امیر جماعت پشاور نے پڑھایا۔ 5۔ اکتوبر 2006ء کو ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد از عصر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے دعا کرائی۔ موصوف نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ لمبے عرصے سے سیکرٹری مال ضلع پشاور تھے۔ مرحوم خلافت احمدیہ کے شیدائی، فعال اور نڈر داعی الی اللہ تھے باقاعدہ تہجد گزار تھے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور مستقبل میں خدا تعالیٰ سب کی خود حفاظت کرے مرحوم کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور مرحوم کی جملہ صفات حسنہ کو ان کی اولاد میں زندہ رکھے۔ آمین

جارج ششم

جارج ششم برطانیہ کا بادشاہ تھا۔ جس کے عہد میں دوسری عالمی جنگ لڑی گئی، برصغیر آزاد ہوا اور پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

جارج ششم کا اصل نام البرٹ فریڈرک آرتھر جارج (Albert Frederick Arthur George) تھا۔ وہ 14 دسمبر 1895ء کو پیدا ہوا۔ وہ جارج پنجم کا دوسرا بیٹا اور ایڈورڈ ہشتم کا چھوٹا بھائی تھا۔

پہلی جنگ عظیم کے دوران اس نے پہلے شاہی بحریہ میں اور پھر شاہی فضائیہ میں خدمات انجام دیں۔ 1920ء میں اسے ڈیوک آف مارک بنا دیا گیا۔ 1923ء میں اس نے الزبتھ بوزلین (Elizabeth Bowes Lyon) سے شادی کی۔

20 جنوری 1936 کو جب اس کے والد جارج پنجم کا انتقال ہوا تو اس کا بڑا بھائی ایڈورڈ ہشتم برطانیہ کا بادشاہ بنا۔ مگر چند ہی ماہ بعد اسے اپنی محبت کے ہاتھوں تخت و تاج چھوڑنا پڑا اور یوں 10 دسمبر 1936ء کو جارج ششم برطانوی تخت کا وارث بن گیا۔

جارج ششم کے عہد حکومت کے اہم ترین واقعات میں دوسری عالمی جنگ اور بھارت اور پاکستان کا قیام شامل تھے۔

اس نے 6 فروری 1952ء کو وفات پائی اور اس کے بعد اس کی بیٹی الزبتھ دوم تخت برطانیہ کی وارث بنی۔ جو آج بھی برطانیہ کی ملکہ ہیں۔

درخواست دعا

مکرم عبدالوہاب صادق صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ میری بیٹی شائلہ صادق بعمر 12 سال نمونیہ کی وجہ سے شیخ زاید ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ پھیپھڑوں اور گردوں میں انفیکشن ہے۔ اب ہوش میں ہے۔ لیکن تکلیف کافی ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو محض اپنے فضل اور کرم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

☆ مکرم مجیب احمد صاحب طاہر صدر محلہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم رانا عبدالماجد خان صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ 12 دسمبر 2006ء سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ زبان پر بھی اثر ہے۔ بولنے کی طاقت بھی نہیں۔ احباب جماعت سے موصوف کی شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

قومی اخبارات سے

کالا باغ ڈیم 2015 سے پہلے بنے گا۔
صدر مشرف نے کہا کہ قوم سے وعدہ ہے کہ 2015ء سے قبل کالا باغ ڈیم ضرور بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ 2007ء کے انتخابات بڑی اہمیت کے حامل ہیں جن کے ذریعہ پاکستان کے مستقبل کا فیصلہ ہوگا۔ ترقی کے تسلسل کو جاری رکھنے کے لئے عوام میرا ساتھ دینے والوں کو ووٹ دیں اور اسلام کی بدنامی بننے والوں کو مسترد کریں۔ انتہا پسندی ہمارے راستے میں رکاوٹ ہے۔ حکومت غربت کے خاتمے اور مہنگائی کنٹرول کرنے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے موثر اقدامات کر رہی ہے۔

بھارت نے مسئلہ کشمیر کے حل سے متعلق تجاویز دے دیں۔
بھارت نے پاکستان کو مسئلہ کشمیر کے حوالے سے کچھ تجاویز دی ہیں جبکہ پاکستان نے صدر مشرف کی تجاویز کے حوالے سے بھارتی وزیراعظم کے بیان کو مثبت پیش رفت قرار دیا ہے اور کہا کہ پاکستان بار بار اس بات پر زور دے چکا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر آگے بڑھنے کے لئے اور ایسے حل کی تلاش کے لئے دوطرفہ لچک کی ضرورت ہوگی جو نہ صرف پاکستان اور بھارت بلکہ کشمیری عوام کے لئے قابل قبول ہو۔

حسبہ بل پر سپریم کورٹ میں دلائل سے قانونی جنگ لڑیں گے۔
صوبہ سرحد کے وزیراعلیٰ اکرم خان درانی نے کہا ہے کہ حسبہ بل سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں تیار کیا گیا اور اس میں اپوزیشن کی ترامیم بھی شامل کی گئی ہیں لہٰذا ہم سپریم کورٹ میں دلائل کے ساتھ قانونی جنگ لڑیں گے اور عدالت عظمیٰ ہمارا موقف سنے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد سیاست کرنا نہیں۔ عوام کی حقیقی معنوں میں خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ آئندہ انتخابات میں کارکردگی کی بنیاد پر کامیابی حاصل کریں گے۔

برآمدات میں 24 فیصد اضافہ، تجارتی خسارہ کم ہوگیا۔
وفاقی وزیر تجارت ہمایوں اختر خان نے کہا ہے کہ رواں مالی سال کے دوران نومبر تک گزشتہ سال کی نسبت برآمدات 24 فیصد تک بڑھ گئی ہیں۔ جبکہ تجارتی خسارہ 17 فیصد کم ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے قیام کے لئے ٹریڈ ایکٹ میں تبدیلی کا مسودہ تیار کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک میں سیاسی استحکام سے ہی معاشی ترقی ممکن ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 20 دسمبر

طلوع فجر	5:34
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	5:10

ضرورت برائے ڈرائیور
لاہور میں گھریلو کار کے لئے ایک تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے عمر کی حد 40 سال سے 45 سال ہو ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی سنگل رہائش اور کھانا دیا جائے گا تنخواہ حسب تجربہ ہو گی۔ ضرورت مند ڈرائیور حضرات اپنی درخواستیں 7 یوم کے اندر امیر صاحب مقامی / صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔ یا مورخہ 23-12-06 بروز ہفتہ دوپہر 2 بجے سے 7 بجے تک رابطہ کریں۔
ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد
ربوہ آئی کلینک۔ دارالصدر غربی ربوہ
فون نمبر 03004209060

الفضل اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Mob: 0300-9491442 Mob:0300-4742974 TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

البشیرز۔ اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چنیوٹ فون 049-4423173 ربوہ 047-6214510

گارڈر سریا، ٹی آئرن، پلاسٹک رنگ وروغن، دروازے
چوہدری آئرن سٹور
بیرون غلہ منڈی۔ سرگودھا 0483713984
طالب دعا: محمود احمد 300-9605517

صدیق اینڈ سنز
اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئٹر ہوز پائپ بنانے والے۔
علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
اعتماد کا نام
سینگی آٹو ربڑ پارٹس مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: نصیر الدین ہمایوں 0321-4454434
فون نمبرز: 042-7963207-7963531

شربت صدر نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434 Fax:6213966

کار برائے فروخت
سلور کلر کی سوزوکی بلینو ایک ہاتھ
صرف 43000 کلومیٹر چلی ہوئی
برائے رابطہ ڈاکٹر مبارک احمد شریف
6213944-6214499-0321-7705199

ماشاء اللہ گیزر
طالب دعا: محمد مراد
بھاری چادر کے گیزر لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ سیل سروس اینڈ ایڈجسٹمنٹ
1-B-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 6213158 موبائل: 03336526292

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر میاں ریاض احمد فون: 2632606-2642605

خواتین کی ضرورت کی ہر چیز ریڈی میڈ گارمنٹس انڈر گارمنٹس، جیولری، پرس، شوز، شالیں، سویٹرز مفلر اور ہر طرح کے برقعوں کی مکمل ورائٹی
پرسکون ماحول میں سیلز گرلز آپ کی خدمت کیلئے منتظر
شی شاپ
میاں پلازہ جی ون مارکیٹ عقب ڈاکٹرز ہاسپٹل
جوہر ٹاؤن لاہور فون: 042-5304262

Admissions Open
In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/Winter Intakes.
IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with Hostel Facility
Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman.Cell:0301-4411770
829-C Fasial Town. Lahore . Pakistan
Phone:+92-42-5177124/5162310Fax +92-42-5164619
URL:www.educoncern.tk
Email:edu_concern@cyber.net.pk

PROCEED ABROAD SERVICES
Study Abroad (Canada,U.K,Europe)
►Learn Language (Ielts,Spoken English,German,French)
►Copmputer Classes (Ms Office,c++ Coral Draw)
►Coaching Classes (I.com.ics.B.com.Bcs,O & A Level)
► Hostel Facility for Students For Contact: Manshad Ahmad
4,2nd Floor Omer Centre Akbar Choak Lahore
www.paspk.com
Tel:042-6113266 Mobile:0321-4015667

CPL-29FD

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائر کنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231680 7231681 7223204
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

سپیشل آفر: /4800 میں مکمل ڈش بمعہ ریسیور دستیاب ہے
Dealer:Sony- Panasonic
Philips. Samsung, LG.
Nobel .Nokia, Samsung,
Sony, Ericson. Motorola
نیو محمود ٹیلی ویژن کمپنی
21- ہال روڈ- لاہور 042-7355422-042-7125089-042-7211276